بسم اللہ الرحمن الرحیم

دو عقود کو جمع کرنا

السلام وعلیکم، میں تیونس سے ایک نوجوان ہوں جو کہ حلال طریقہ سے گاڑی خریدنا چاہتا ہوں اور اس سلسلے میں میری توجہ ایسی کمپنیوں کی طرف دلائی گئی جو کہ طویل المدتی کرائے پر گاڑی دیتے ہیں اور جس میں سودے (بیع) کی میعاد کے آخر میں ملکیت کے انتقال کا امکان موجود ہوتا ہے یعنی کہ یہاں دوعلیحدہ عقود (contracts) کو جمع کیا جارہاہے۔ کیاایسا کرنا جائز ہے؟

از طرف

Abdulaziz Marouany

اسلام میں عقود واضح اور سادہ ہیں، ایک عقد دوسرے کے ساتھ غلط ملط نہیں ہوتے چنانچہ ایک کی بجاآوری کا دارومدار دوسرے عقد کی تکمیل پر نہیں ہوتا بلکہ ہر عقد کی معقولیت اس کی اپنی شرائطِ صحت اور شرائطِ انعقاد پر منحصر ہوتی ہے۔اسی لیے اسلامی عقوداپنے قابلِ عمل ہونے کے لحاظ سے آسان اور سادہ ہوتے ہیں ان میں پیچیدگیاں نہیں ہوتی اور ناہی مسائل پیدا ہوتے ہیں جیسے کہ انسان کے بنائے ہوئے نظاموں میں ہوتا ہے چاہے وہ سرمایہ داریت ہو، اشتراکیت ہو یا کوئی اور۔

اللہ کے رسول ﷺ نے ایک ہی عقد میں دو عقود کو جمع کرنے سے منع فرمایاہے۔اس کی مثال اس طرح دی جا سکتی جیسے کہ کوئی یہ کہے کہ میں اپنا گھر اس شرط پر بیچتاہوں اگر تم ساتھ میں میرا یہ دوسرا گھر اس قیمت پر خرید دیا پھر یوں کہے کہ میں گھر بیچتاہوں اگر تم اپنا گھر مجھ پر بیچ دو یا یوں کہے کہ میں گھر بیچتاہوں اگر تم بیٹی کو میرے نکاح میں دے دو۔ایسا کرنا درست نہیں کیونکہ یہ کہنا کہ میں گھر بیچتاہوں ایک بیع (عقد) ہے اور اس پر مزید اضافہ کہ اس شرط پر کہ تم اپنا گھر بیچو دوسری بیع (عقد) ہے۔اسی طرز پر دونوں عقود (بیوع) کو ایک ہی عقد میں جمع کرنے کی ممانعت ہے۔

جیسے کہ احمد عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن مسعودؓ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عقد میں دو عقود کے جمع سے منع کیا ہے۔یعنی ایک عقد میں دو عقود کا موجود ہونا۔

چنانچہ آپ کا سوال دو عقود کے ایک عقد میں جمع کرنے سے متعلق ہے۔کیونکہ ایک عقد معین مدت کے لیے کرائے کا ہے مثلاً دس سال کے لیے اور پھر اس کے بعد یہ عقد فروخت کا بن جاتا ہے۔مالک کا کرایہ اور فروخت کا مشتری (خریدار) سے مطالبہ ایک ہی عقد میں ہے اور یہ مذکور بالا حدیث کی روسے اس کی ممانعت ہے۔

اگر آپ کو اس معاملہ میں حل چاہیے تو یہ کیا جاسکتا ہے کہ آپ کسی گاڑی کے مالک سے اقساط پر فروخت کرنے پر معاملہ طے کریں جہاں آپ کچھ رقم بحیثیت بیعانیہ کے ادا کریں اور کل رقم جس کا تعین فروخت کے وقت ہو چکا تھا کا بقایا ماہانہ اقساط کی شکل میں پوری کر لی جائے۔ اس طرح فروخت کے اس عقد کے مطابق آپ اس گاڑی کے مالک ہونگے۔ یہ بیع دراصل فروخت بر اقساط (بیع معجل اور بیع مؤخر) ہے جو کے مباح ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں اس شرط پر کہ قیمتِ فروخت کا تعین چاہے نقد ہو یا اقساط میں پہلے ہی طے پا چکے ہوں اور جس پر دونوں فریق کی باہمی رضامندی ہو۔ چنانچہ اگر دونوں کی رضامندی اس بات پر ہے کہ ادائیگی نقد اور فوری ہو گی اور خریدار قبول کرتا ہے یا پھر بائع (مالک بیچنے والا) مؤخر شدہ اقساط میں ادائگی کے عوض بیچنے پر تیار ہے اور خریدار قبول کرتا ہے تو ایسا سب صحیح ہے کیونکہ یہ سودے بازی کا حصہ تھا۔ اور دوکاندار سے مال کی قیمت پر سودے بازی کرنا جائز ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بھی سودے بازی کی تھی۔ انس بن مالکؓ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کمبل اور پیالہ بیچا اور کہا کہ کون ہے جو یہ پیالہ اور کمبل خرید لے؟ ایک شخص نے کہا "میں ایک درہم میں لیتا ہوں" رسول اللہ ﷺ نے کہا "کون ہے جو ایک درہم سے زیادہ پر لے گا؟ کون ہے جو ایک درہم سے زیادہ پر لے گا؟" اس پر ایک شخص دو درہم دینے پر راضی ہوا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس پر بیچ دیا۔
امام ترمذیؒ نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کہ نیلامی سودا بازی ہے جس میں آخر کار قیمت کا تعین ہوتا ہے۔
عطاء بن خلیل أبو الرشتہ

17 ربیع الأول 1438ھ۔
الموافق 16/12/2016م